

انسان کی فطری صفتِ ضعف: اثرات، وجوہات اور تدارک کا تجزیاتی مطالعہ

Man's Innate Weakness: An Analytical Study of Effects, Causes and Remedies

Muhammad Muavia Nadeem¹

Dr. Sadia Tehsin²

Abstract:

This research explores the concept of human weaknesses as described in the Quran, focusing on their identification, implications and remedies in the light of Islamic teachings. The Quran portrays human beings as inherently limited but endowed with great potential for spiritual and moral growth. Human weaknesses, such as haste, ingratitude, greed, forgetfulness and excessive desires, are presented not as insurmountable flaws but as challenges designed to test and refine one's character. The study delves into the Quranic framework for understanding these weaknesses and the guidance provided to overcome them. It emphasizes the Quran's holistic approach, which integrates spiritual, ethical and social principles to address individual and collective challenges. This includes the role of worship, adherence to divine commands, and the adoption of moral behavior in overcoming human frailties. The research also highlights the negative impacts of these weaknesses on personal life, society, and the economy, exploring how they manifest in modern contexts. Moreover, the research underscores the practical relevance of the Quran's teachings in mitigating these weaknesses. It examines how principles such as self-discipline, gratitude, patience and reliance on Allah can transform personal lives and contribute to societal harmony. The importance of education, community engagement and the promotion of Quranic values through institutions like mosques and schools are also discussed as tools to create awareness and foster positive change. In conclusion, this research argues that human weaknesses are an integral part of the human experience, designed to facilitate spiritual growth and self-improvement. The Quran offers a comprehensive roadmap for addressing these weaknesses, encouraging individuals to rise above their limitations and lead fulfilling lives aligned with divine principles. By adhering to the teachings of the Quran and the Sunnah, both individuals and societies can overcome these weaknesses, achieving success in this world and salvation in the hereafter.

Keywords: *human nature, weakness, Quranic approach, spiritual growth, self-improvement*

¹. Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore

Muavianadeem45@gmail.com

². Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore

قرآن کریم میں انسان کی فطری کمزوریوں کا اصولی تعارف اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ انسان کی تخلیق میں بعض مخصوص کمزوریاں شامل کی گئی ہیں جو اس کی محدودیت اور محتاجی کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یہ کمزوریاں انسان کی آزمائش اور اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ بنتی ہیں، تاکہ وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کرے اور اپنی کمزوریوں پر قابو پانے کی کوشش کرے۔ قرآن مجید انسان کو اپنی حقیقت اور فطرت کو پہچاننے کی تعلیم دیتا ہے، تاکہ وہ اپنی محدودیت کا ادراک کر کے اللہ کی رحمت و ہدایت کا طالب بنے۔ قرآن کی متعدد آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ انسان کی فطرت میں جلد بازی، ناشکری، کم ہمتی، بخالت اور بھول جانے جیسے خصائص شامل ہیں، جو اس کی زندگی میں مختلف چیلنجز اور آزمائشیں پیش کرتی ہیں۔

انسان کی جلد بازی کا ذکر کرتے ہوئے، قرآن میں واضح کیا گیا ہے کہ انسان جلد فیصلے کرنے اور حالات کو فوری طور پر بدلنے کی کوشش میں رہتا ہے، حالانکہ یہ خصوصیت بعض اوقات اسے صبر اور تدبر کے اصولوں سے ہٹا دیتی ہے۔ ناشکری کی فطرت کے حوالے سے قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان اللہ کی بے شمار نعمتوں کے باوجود ان کا شکر کم کرتا ہے اور مشکلات کے وقت شکوہ شکایت کرتا ہے، جو اس کی فطری کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح، کم ہمتی اور جسمانی و روحانی کمزوریوں کی بات کرتے ہوئے قرآن مجید نے یہ وضاحت کی ہے کہ انسان قدرتی طور پر محدود قوت ارادی اور جسمانی ضعف کا شکار ہے، جو اس کی زندگی کے مختلف مراحل میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ بخالت اور مال کی محبت بھی انسان کی فطرت میں شامل ہے، جو اس کی مادی چیزوں کے حصول میں بخل اور تنگ دلی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ بھول جانے کی صفت بھی انسان کی فطرت کا حصہ ہے، جو اسے اپنے وعدوں اور ذمہ داریوں کی عدم تکمیل کی طرف مائل کرتی ہے۔

یہ فطری کمزوریاں انسان کے آزمائش کا حصہ ہیں اور اس کے خالق کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں۔ قرآن مجید انسان کو اپنی محدودیتوں کا شعور دینے کے ساتھ ساتھ، اللہ کی رحمت اور ہدایت کی تلاش کا پیغام دیتا ہے۔ ان کمزوریوں کا ادراک کر کے انسان اپنی زندگی میں بہتری لاسکتا ہے اور اللہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کے مطابق اپنی زندگی کو سنوار سکتا ہے۔ یہ فطری کمزوریاں انسان کی آزمائش اور اللہ کے قریب ہونے کے راستے فراہم کرتی ہیں، تاکہ وہ اپنی حقیقت کو سمجھے اور اپنی روحانی اور جسمانی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

۱۔ انسان کی فطری صفتِ ضعف

الف۔ ضعف کی لغوی تحقیق:

لفظ "ضعف" عربی زبان کا ایک معروف لفظ ہے جس کا استعمال قرآن، حدیث اور فقہ میں مختلف معنوں میں کیا جاتا ہے۔ اس لفظ کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق درج ذیل ہے: "ضعف" (عربی: ضعف) ایک بنیادی عربی لفظ ہے جو مختلف شکلوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے "ضَعِيفٌ"، "أَضْعَفُ"، وغیرہ۔ اس کی لغوی جڑ "ض-ع-ف" ہے۔ "ضعف" کے لغوی معنی کمزوری، عدم قوت یا کمزوری کے ہیں۔ عربی زبان میں "ضعف" کی مختلف صورتیں استعمال ہوتی ہیں: ضعف: (کچھ چیزوں کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے)، ضَعْفٌ يَضْعُفُ: فعل "ضعف" کا مطلب ہے کسی چیز کا کمزور ہونا، ضَعِيفٌ: اس سے مراد کمزور شخص یا چیز ہے۔ ضَعْفَاءٌ: جمع کی صورت میں "ضعف" کا مطلب ہے کمزور افراد۔ لسان العرب میں علامہ ابن منظور لکھتے ہیں: "ضعف" کا استعمال ایسی حالت کے لیے ہوتا ہے جس میں کسی چیز یا شخص کی طاقت کم ہو جائے، یا وہ کسی کام کو انجام دینے کے قابل نہ ہو۔ "الضعف ضد القوة" یعنی "ضعف" طاقت کی ضد ہے۔

"الضعف: نقصان القوة في البدن، وقيل: هو أن يكمل البدن عن العمل فيعجز عن فعله."³

"کمزوری: جسم میں طاقت کا کم ہونا، اور کہا جاتا ہے: یہ اس وقت ہوتا ہے جب جسم کام سے تھک جائے اور اسے کرنے سے

عاجز ہو۔"

ب۔ اصطلاحی تعریف:

فقہ، تفسیر اور حدیث کی اصطلاح میں "ضعف" ایک وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے، جو انسانی، جسمانی اور اخلاقی کمزوریوں کے حوالے سے مختلف معانی رکھتا ہے۔ فقہی اصطلاح میں ضعف کی اصطلاحی معنی میں وہ حالات شامل ہیں جن میں انسان اپنی جسمانی یا مالی طاقت کی کمی کی وجہ سے کچھ اعمال یا عبادات کو انجام دینے سے قاصر ہوتا ہے۔

"الضعف في الشرع يدل على الضعف البدني أو القلبي الذي يجعل الإنسان عاجزاً عن أداء الواجبات

الشرعية."⁴

"شریعت میں کمزوری سے مراد جسمانی یا قلبی کمزوری ہے جو انسان کو شرعی فرائض کی انجام دہی سے عاجز کر دیتی ہے۔"

جسمانی کمزوری ایسی حالت جہاں انسان جسمانی طور پر کسی کام کو انجام دینے سے قاصر ہو، جیسے بیماری یا ضعیفی۔ مالی کمزوری مالی اعتبار سے وہ حالت جہاں انسان مالی طور پر زکات یا حج جیسی عبادات کی ادائیگی کے قابل نہ ہو۔ روحانی کمزوری انسان کا دل یا روح اتنی کمزور ہو جائے کہ وہ گناہوں سے بچنے یا نیک اعمال کرنے میں مشکل محسوس کرے۔

ج۔ ضعف قرآن کریم کی نظر میں

قرآن کریم میں انسانی صفت ضعف (کمزوری) کا تذکرہ مختلف مقامات پر کیا گیا ہے، اور مفسرین نے اس پر مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے۔ قرآن میں انسانی کمزوری کی نشاندہی ایک ایسی حقیقت کے طور پر کی گئی ہے جس سے انسان کی فطری حیثیت، اس کے اعمال اور اس کے روحانی اور جسمانی مسائل کے بارے میں معلومات فراہم ہوتی ہیں۔ ضعف کا مفہوم قرآن میں انسانی کمزوریوں کی مختلف اقسام کے حوالے سے بیان ہوتا ہے، جیسے جسمانی، ذہنی اور روحانی کمزوریاں۔ قرآن کریم سورۃ النساء میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَلَخَلِقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا."⁵

"انسان کو کمزور پیدا کیا گیا۔"

³ ابن منظور افریقی، محمد بن مكرم، لسان العرب، قاہرہ: مکتبہ امیر، ۱۹۸۳ء، ۱۰۵/۹۔

Ibn Manzūr, *Lisān al-‘Arab*, Cairo: Maktabah Amiriah, 1983, 105/9

⁴ امام راغب اصفہانی، حسن بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، لاہور: مکتبہ القاسمیہ، ۱۹۶۳ء، ۳۰۶/۱۔

Imām Rāghib Aṣṣḥānī, *Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qur‘ān*, Lahore: Maktabah Al-Qasmiah, 306/1

⁵ النساء، ۴: ۲۸۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطری کمزوری کا ذکر کیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ انسان کو قدرتی طور پر کمزور پیدا کیا گیا ہے، اور اس کمزوری کے تحت اللہ نے انسان کے لیے شریعت میں آسانی پیدا کی ہے۔

"وَحَلَقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا أَي ضَعِيفَ الْقُدْرَةَ عَلَى الْإِمْتِنَاعِ عَنِ الشَّهَوَاتِ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ مُسْتَعِدًّا لِلتَّوْبَةِ بَعْدَ الْمَعْصِيَةِ."⁶

"انسان کو کمزور پیدا کیا گیا تھا، یعنی خواہشات سے باز رہنے کی صلاحیت میں کمزور، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے گناہ کے بعد توبہ کرنے کے لیے تیار کر دیا۔"

د۔ ضعف سے متعلق مفسرین کی آراء

قرآن میں ضعف کا ذکر انسان کی فطری حالت کے طور پر کیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا"⁷

"اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔"

مفسرین کے مطابق، اس آیت میں انسانی کمزوری کا تذکرہ اس کی جسمانی اور نفسیاتی حیثیت کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ انسان کو ایسی حالت میں پیدا کیا گیا ہے کہ وہ مختلف مشکلات اور مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے تھک جاتا ہے۔ ابن کثیر کے مطابق، اس آیت میں کمزوری سے مراد انسانی جسمانی ساخت اور اس کی حوصلہ کی کمی ہے۔⁸

مذکورہ بالا آیت قرآنی میں انسانی کمزوری کا ذکر ان کی خواہشات اور شہوات کے حوالے سے بھی کیا گیا ہے۔ مفسرین کے مطابق، انسان کی کمزوری کا ایک پہلو اس کی خواہشات کا زیادہ ہونے اور ان کی تکمیل کی چاہت ہے، جس سے وہ گناہوں کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ علامہ طبری کے مطابق، اس آیت میں ضعف سے مراد انسانی نفس کی وہ کمزوری ہے جو اسے گناہوں کی طرف راغب کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی فطری کمزوریوں کے پیش نظر احکام دیے ہیں تاکہ وہ اپنی خواہشات کو کنٹرول میں رکھے۔⁹

ر۔ ضعف کا روحانی پہلو

انسان کی ضعف کا ذکر روحانی اعتبار سے بھی کیا گیا ہے، جیسا کہ سورہ معارج میں آیا ہے:

⁶ - طبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تائیل آی القرآن، (تفسیر طبری)، قاہرہ: دار ہجر، ۲۰۰۱ء، ۶/۳۲۱۔

Muhammad bin Jarir at-Tabari, Jami' al-Bayān 'an Ta'wil Āy al-Qur'an (Tafsir Tabari), Cairo: Dār Hajar, 2001, 321/6

An-Nisā, 4: 28

⁷ - النساء، ۴: ۲۸

⁸ - ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، ریاض: دار طیبہ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، ۸/۱۔

Ibn Kathir, Isma'il ibn Umar, Tafsir al-Qur'an al-'Azim, Riyadh: Dar Tayyibah li an-Nashr wa at-Tawzi', 1999, 8/1

⁹ - طبری، جامع البیان عن تائیل آی القرآن، (تفسیر طبری)، ۳۰/۱۔

Tabari, Jami' al-Bayān 'an Ta'wil Āy al-Qur'an (Tafsir Tabari), 30/1

"إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا"¹⁰

"بیشک انسان کو بے قرار پیدا کیا گیا ہے۔"

علامہ رازی کے مطابق، یہاں ضعف سے مراد انسانی طبیعت کی وہ کیفیت ہے جو اسے دنیاوی مشکلات اور مصائب کے وقت بے صبری اور اضطراب کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ انسانی کمزوری کا ایک پہلو ہے جو اس کی روحانی تربیت کے لئے ایک چیلنج بنتا ہے۔¹¹

س۔ ضعف اور استقامت

قرآن مجید میں ضعف کی ایک اور نوعیت کو بھی بیان کیا گیا ہے جو استقامت کی کمی سے متعلق ہے۔ انسان کو آزمائشوں اور مشکلات میں مبتلا کیا جاتا ہے، اور یہاں اس کی کمزوری نمایاں ہو جاتی ہے جب وہ ان آزمائشوں کے سامنے صبر اور استقامت کھو بیٹھتا ہے۔ علامہ قرطبی کے مطابق، قرآن میں مختلف مقامات پر ضعف کے ذکر کا مقصد انسان کو اس کی کمزوریوں کے بارے میں آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ اللہ کی مدد سے ان پر قابو پانے کی کوشش کرے۔¹²

مفسرین کے مطابق، قرآن میں ضعف کا ذکر انسان کی فطری حالت کے حوالے سے کیا گیا ہے اور اس کا مقصد انسان کو اس کی محدود صلاحیتوں اور کمزوریوں کا شعور دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسے ایسی ہدایات دی ہیں جو اس کے لئے راہنمائی کا باعث بنتی ہیں اور اسے روحانی ترقی کی طرف لے جاتی ہیں۔

ص۔ "ضعف" حدیث کی روشنی میں:

حدیث میں ضعف اس حالت کو بیان کرتا ہے جہاں کسی عمل کی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ یا کمزوری درپیش ہوتی ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الضَّعِيفَ النَّقِيَّ النَّقِيَّ"¹³

"اللہ تعالیٰ کمزور، متقی اور پاکیزہ بندے سے محبت کرتا ہے۔"

اس حدیث میں "ضعیف" کی تعریف اس شخص کے طور پر کی گئی ہے جو اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اللہ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے، اور اس کمزوری کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔

¹⁰ - المعارج، ۷۰: ۱۹

Al-Ma'ārij, 70: 19

¹¹ - رازی، محمد بن عمر، التفسیر الکبیر (مفاتیح الغیب / تفسیر رازی)، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۳۲/۱۔

Rāzī, Muhammad bin Umar, *At-Tafsīr al-Kabīr (Mafātīh al-Ghayb/Tafsīr Rāzī)*, Beirut: Dār Ihyā' at-Turāth al-'Arabī, 32/1

¹² - امام قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لأحكام القرآن (تفسیر قرطبی)، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۴/۱۔

Qurtabi, Muhammad bin Ahmad al-Qurtubī, *Al-Jāmi' li Ahkām al-Qur'ān (Tafsīr Qurtubī)*, Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 24/1

¹³ - مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، ۸/۱۹۳۔

Muslim bin Hujjaj, *Al Jame Ṣaḥīḥ*, Riyadh: Dar as Salam li Nashr wa al Touzih, 1999, 193/8

ط۔ "ضعف" کا فقہی مفہوم۔

فقہ اسلامی میں ضعف کو ایک ایسی حالت کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں انسان کی جسمانی، ذہنی یا مالی طاقت کم ہو جائے، اور اس کے نتیجے میں شریعت میں اسے رخصت دی جائے، جیسے مسافر کو نماز میں قصر کی اجازت، مریض کو روزے سے چھوٹ وغیرہ۔

"الرخصة في الشريعة الإسلامية تتعلق بحال الضعف أو العجز، كالمريض أو السفر أو قلة المال"¹⁴

"اسلامی قانون میں اجازت کمزوری یا معذوری کی حالت سے متعلق ہے، جیسے کہ بیماری، سفر، یا پیسے کی کمی۔"

لفظ "ضعف" کا لغوی معنی طاقت کی کمی یا ناتوانی ہے، جب کہ اس کا اصطلاحی مفہوم شریعت، تفسیر، اور حدیث کی روشنی میں ایک ایسی حالت کی نمائندگی کرتا ہے جہاں انسان کسی قسم کی کمزوری کی بنا پر اعمال و عبادات میں کمی یا چھوٹ حاصل کرتا ہے۔ اسلامی فقہ میں، اس کمزوری کی بناء پر انسان کے لیے مختلف آسانیاں فراہم کی گئی ہیں تاکہ وہ اپنی کمزوریوں کے باوجود دین کی پیروی کر سکے۔

۲۔ انسان کی صفتِ ضعف کے اثرات

انسان کی صفتِ ضعف (کمزوری) کے اثرات اور نتائج کو مختلف زاویوں سے دیکھا جاسکتا ہے، جو کہ انسان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ قرآن و سنت اور مفسرین کی آراء کی روشنی میں انسانی کمزوری کے اثرات کو جسمانی، نفسیاتی، روحانی اور معاشرتی پہلوؤں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

الف۔ جسمانی اثرات

انسانی جسم کی فطری کمزوری اس کی صحت اور جسمانی طاقت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ انسان بڑھاپے کی طرف بڑھتا ہے، بیمار ہوتا ہے، اور جسمانی صلاحیتوں میں کمی آتی ہے۔ یہ جسمانی کمزوری انسان کو مختلف چیلنجز کا سامنا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ بڑھاپے میں جسمانی طاقت کا زوال۔ بیماریوں اور جسمانی مسائل کا سامنا۔ زندگی کے مختلف مراحل میں جسمانی توانائی کی کمی۔

ب۔ نفسیاتی اثرات

انسان کی کمزوری نفسیاتی طور پر بھی اس پر اثر ڈالتی ہے۔ خوف، اضطراب اور بے چینی جیسی نفسیاتی کیفیات انسانی کمزوریوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ نفسیاتی اثرات انسان کی ذہنی صحت پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ بے چینی اور اضطراب کا سامنا۔ خوف اور عدم تحفظ کا احساس۔ نفسیاتی دباؤ اور اس سے جڑے مسائل۔

ج۔ روحانی اثرات

انسانی کمزوری روحانی طور پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کرنے کا باعث بنتی ہے، کیونکہ وہ اپنی محدود صلاحیتوں کا شعور حاصل کرتا ہے اور اللہ کی مدد کا طلبگار ہوتا ہے۔ عاجزی اور انکساری کا احساس۔ اللہ کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب۔ دعا اور عبادات میں اضافہ۔

¹⁴ - وھبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وأدلته، دمشق: دار الفکر، ۵۱۲/۲۔

ر۔ معاشرتی اثرات

انسان کی کمزوری معاشرتی سطح پر بھی نمایاں ہوتی ہے۔ ایک کمزور انسان معاشرتی دباؤ، ناپسندیدہ حالات اور دوسروں کے ساتھ تعلقات میں مشکلات کا سامنا کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، یہ کمزوری انسان کو دوسروں کے ساتھ تعاون کرنے اور ان کی مدد کا طلبگار بناتی ہے۔ معاشرتی تعلقات میں مشکلات۔ دوسروں کی مدد کی ضرورت کا احساس۔ تعاون اور اخوت کے جذبات کا فروغ۔

مثبت اثرات: ہمدردی اور تعاون کی بڑھوتری: انسانی کمزوریوں کی وجہ سے افراد ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کے جذبے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کمزوروں کی مدد کرنا اسلامی تعلیمات کا اہم جز ہے، جو معاشرے میں باہمی تعاون اور محبت کو فروغ دیتا ہے۔ چنانچہ المغنی میں ہے:

"والضعیف أولى بالرحمة والعناية، فإن الله يحب الضعيف الذي لا حيلة له إلا بالله."¹⁵

"کمزور لوگ رحم اور دیکھ بھال کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ اللہ ان کمزوروں سے محبت کرتا ہے جن کی مدد اللہ کے سوا کوئی

نہیں کرتا۔"

اجتماعی ذمہ داری کی تقسیم: کمزور افراد کی دیکھ بھال اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے معاشرتی اور اجتماعی ذمہ داریوں کی تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح کے نظام سے معاشرے میں توازن برقرار رہتا ہے۔ الاحکام فی اصول الاحکام میں علامہ آمدی لکھتے ہیں:

"وإن كان الضعف موجبا لتكافل الأمة في تحمل مسؤولياتها تجاه الأفراد المحتاجين."¹⁶

"اگرچہ کمزوری کا تقاضا ہے کہ قوم کو ضرورت مند افراد کی طرف اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔"

منفی اثرات: سماجی تفریق اور عدم مساوات: کمزوری کی صفت کی وجہ سے معاشرے میں سماجی تفریق اور عدم مساوات پیدا ہو سکتی ہے، جہاں کمزور طبقات کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور ان کے حقوق پامال ہوتے ہیں۔

"وقد يؤدي ضعف الإنسان إلى التفریق بين الطبقات الاجتماعية، مما يوجب على الأمة تجنب الظلم والجور."¹⁷

"انسانی کمزوری سماجی طبقات کے درمیان تقسیم کا باعث بن سکتی ہے جو قوم کو ناانصافی اور ناانصافی سے بچنے پر مجبور کرتی ہے۔"

ظلم اور استحصال کا امکان: کمزور افراد پر ظلم اور استحصال کا خدشہ بڑھ جاتا ہے، جہاں طاقتور لوگ ان کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

"ولذلك كان الضعف سبباً في تعريض صاحبه للظلم، حيث يستغل القوي ضعف الضعيف لمصلحته."¹⁸

¹⁵۔ ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، المغنی، ریاض: دار عالم الکتب، ۱۹۹۷ء، ۸/۱۶۹۔

Ibn Qudāmah, Abdullah bin Ahmad, *Al-Mughnī*, Riyadh: Dar Aalam al Kutub, 1997, 169/8

¹⁶۔ الآمدی، علی بن محمد، الاحکام فی اصول الاحکام، بیروت: دار ابن حزم، ۲/۳۵۶۔

Al-Āmidī, Ali bin Muhammad, *Al-Ihkām fī Uṣūl al-Ahkām*, Beirut: Dar Ibn e Hazm, 456/2

¹⁷۔ امام غزالی، محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، بیروت: دار ابن حزم، ۲/۳۵۰۔

Imām al-Ghazālī, *Ihyā' 'Ulūm ad-Dīn*, Beirut: Dar Ibn e Hazm, 350/2

¹⁸۔ ابن القیم، محمد بن ابوبکر، الطرق الحکمیة، بیروت: دار الکتب العلمیة، ۱/۳۵۔

Ibn al-Qayyim, *At-Ṭuruq al-Hukmiyyah*, Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 45/1

"پس کمزوری اس کے مالک کو نا انصافی کا نشانہ بناتی ہے جیسے طاقتور اپنے فائدے کے لیے کمزور کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتا ہے۔"

س۔ معاشی اثرات:

مثبت اثرات: انفاق فی سبیل اللہ کا فروغ: معاشی کمزوریوں کی موجودگی صدقات و خیرات کے نظام کو فروغ دیتی ہے، جہاں مالدار افراد اپنی دولت کا ایک حصہ کمزوروں کی مدد کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

"إن وجود الفقراء والمساكين يفرض على الأغنياء الإنفاق في سبيل الله، وإعانة المحتاجين-¹⁹

"غریبوں اور محتاجوں کی موجودگی امیروں کو خدا کی خاطر خرچ کرنے اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے پر مجبور کرتی ہے۔"

معاشی توازن کی کوشش: شریعت نے معاشرتی اور معاشی توازن کے قیام کے لیے زکات، صدقات، اور دیگر مالی عبادات کو واجب قرار دیا ہے، جس کا مقصد معاشی طور پر کمزور افراد کو معاشرتی توازن میں شامل کرنا ہے۔

"إنما فرضت الزكاة والصدقة لتحقيق التوازن الاقتصادي، ولمعونة الضعفاء والمساكين-²⁰

"زکوٰۃ اور صدقات معاشی توازن کے حصول اور کمزوروں اور ناداروں کی مدد کے لیے فرض کیے گئے۔"

معاشی عدم استحکام: ضعف کے معاشی منفی اثرات میں سے ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ کمزور افراد کی بڑی تعداد معاشی عدم استحکام کا باعث بنتی ہے، جہاں معاشرے کے وسائل کا غیر منصفانہ استعمال ہوتا ہے۔

"وإذا ازداد ضعف الأفراد، قد يؤدي إلى اضطراب الاقتصاد، وتقسيم غير عادل للموارد-²¹

"اگر افراد کی کمزوری میں اضافہ ہوتا ہے، تو یہ معاشی خلل اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم کا باعث بن سکتا ہے۔"

غربت اور افلاس کا دائرہ وسیع ہونا: اسی طرح معیشت کے منفی اثرات کا ایک پہلو یہ ہے کہ انسانی کمزوری کی بنا پر غربت اور افلاس کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے، جس سے معاشرے میں طبقاتی تقسیم بڑھتی ہے۔

"إن ضعف بعض الناس يؤثر سلباً على الاقتصاد، حيث يزداد الفقر ويتسع دائرة البؤس-²²

"کچھ لوگوں کی کمزوری معیشت پر منفی اثر ڈالتی ہے، جیسے جیسے غربت بڑھتی ہے اور مصائب کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔"

ص: روحانی ترقی اور اللہ کی رضا

¹⁹۔ وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳/۲۱۵۔

Wahbah az-Zuhaylī, *Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuhu*, 215/3

²⁰۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید، المحلی، لاہور: دار الدعوة السلفیہ، ۲۰۱۳ء، ۶/۱۵۶۔

Ibn Ḥazm, Ali bin Ahmad bib Saeed, *Al-Muḥallā*, Lahore: Dar ad Dawah al Salfiah, 2014, 156/6

²¹۔ سرخسی، محمد بن احمد الملقب، المبسوط، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۲/۱۳۳۔

As-Sarakhsī, *Al-Mabsūt*, Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 133/12

²²۔ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق، مدینہ منورہ: دار الکتب الاسلامی، ۲۰۲۲ء، ۳/۱۹۱۔

Ibn Nujaym, Zain ud Din, *Al-Baḥr ar-Rā’iq*, Madina Munawarah: Dār al-Kitab al-Islami, 2022, 191/4

انسانی کمزوری کا ایک مثبت پہلو یہ بھی ہے کہ یہ انسان کو اللہ کی رضا حاصل کرنے اور روحانی ترقی کی طرف راغب کرتی ہے۔ جب انسان اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرتا ہے تو وہ اللہ کی مدد اور رحمت کا طلبگار بنتا ہے، جو اس کے لیے آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے۔ تو اس کے نتیجے میں اس کو اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور وہ شخص دنیاوی اور آخرت کی کامیابی کے لیے کوشش میں لگا رہتا ہے اور اسکی مسلسل روحانی ترقی ملتی رہتی ہے اور اسکے ایمان میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

انسان کی صفت ضعف کے اثرات اور نتائج مختلف پہلوؤں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ کمزوری بظاہر ایک منفی صفت لگ سکتی ہے، لیکن اسلامی تعلیمات کے مطابق، یہ انسان کو اللہ کی طرف متوجہ کرنے، عاجزی اور انکساری سکھانے، اور معاشرتی تعاون اور اخوت کو فروغ دینے کا باعث بنتی ہے۔ اس طرح، انسانی کمزوری کے اثرات کو درست طریقے سے سمجھنا اور ان کا مقابلہ کرنا ایک مومن کے لیے ضروری ہے، تاکہ وہ اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق ڈھال سکے اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

۳۔ انسان کی فطری کمزوریوں میں انعام کا پہلو

انسانی کمزوری کو قرآن اور اسلامی تعلیمات میں مختلف زاویوں سے دیکھا گیا ہے، اور اس کے دو پہلو ہیں: ایک پہلو سے یہ انسانی فطرت کا حصہ ہے اور دوسرے پہلو سے یہ اللہ کی نعمت بھی ہو سکتی ہے۔

الف۔ کمزوری کا فطری پہلو

انسانی کمزوری کو قرآن میں ایک فطری حقیقت کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ "خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا" (انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے) میں ذکر ہے۔ اس کمزوری کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی جسمانی اور روحانی صلاحیتوں میں محدود ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں انسان مختلف مشکلات اور چیلنجز کا سامنا کرتا ہے۔ یہ کمزوری انسان کی آزمائش اور اس کے اعمال کے امتحان کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

ب۔ کمزوری کا مثبت پہلو (اللہ کی نعمت)

اگرچہ کمزوری بظاہر ایک منفی صفت لگ سکتی ہے، لیکن اسلامی تعلیمات کے مطابق، یہ اللہ کی نعمت بھی ہو سکتی ہے۔ کمزوری کی وجہ سے انسان اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے، دعا کرتا ہے، اور اپنے حالات کی بہتری کے لیے اللہ پر توکل کرتا ہے۔ کمزوری انسان کے لیے عاجزی اور اللہ کی عظمت کا احساس پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ بعض مفسرین کے مطابق، کمزوری انسان کو اس کے محدود وسائل اور صلاحیتوں کا شعور دیتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ اللہ کی مدد کا طلبگار ہوتا ہے۔ یہ حالت انسان کو اس کی حقیقت کا ادراک کراتی ہے اور اسے اللہ کے قریب لے آتی ہے۔

انسانی کمزوری ایک فطری حقیقت ہے اور اللہ کی طرف سے ایک آزمائش بھی۔ اگر انسان اپنی کمزوری کو پہچان کر اللہ کی طرف رجوع کرے اور اس پر توکل کرے، تو یہ کمزوری اس کے لیے رحمت اور نعمت بن سکتی ہے۔ یہ انسان کی روحانی ترقی اور اللہ سے قربت کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس لیے کمزوری کو صرف ایک منفی صفت کے طور پر نہیں، بلکہ اللہ کی حکمت کے ایک پہلو کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ اسلامی تعلیمات میں انسان کی کمزوری کا مقصد اسے اللہ کی طرف متوجہ کرنا اور اس کی زندگی میں ایک توازن پیدا کرنا ہے، جو کہ ایک عظیم نعمت ہے۔

ج۔ عبادات میں تخفیف

انسانی کمزوری (ضعف) کو اسلامی شریعت میں ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، اور اسی بنا پر عبادات میں تخفیف (آسانی) کا پہلو نمایاں طور پر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے تحت کمزور انسانوں کے لئے بعض عبادات میں تخفیف یا رعایتیں فراہم کی ہیں تاکہ وہ اپنی جسمانی، نفسیاتی اور معاشرتی حالت کے مطابق اپنی عبادات کو انجام دے سکیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد جیسے اہم اسلامی فرائض میں کمزور، بیمار اور معذور افراد کے لیے تخفیف یا رعایت کا اصول اسلامی شریعت کا ایک اہم جزو ہے۔ یہ تخفیفیں اللہ کی رحمت کی مظہر ہیں جو انسانی کمزوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دی گئی ہیں۔

• نماز ایک بنیادی عبادت ہے، لیکن انسانی کمزوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعت نے اس میں کچھ رعایتیں دی ہیں:

قصر نماز: سفر کے دوران جب انسان جسمانی تھکن کا شکار ہوتا ہے، تو اسے چار رکعت والی نمازوں کو قصر (دو رکعت) کر کے پڑھنے کی اجازت ہے۔

"يجوز للمسافر أن يقصر الصلاة الرباعية إلى ركعتين-²³

" مسافر کے لیے چار رکعت نماز کو دو رکعت تک قصر کرنا جائز ہے۔"

نماز کی حالت: اگر کوئی شخص بیمار ہے یا کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتا تو اسے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

"إذا عجز المريض عن القيام صلى جالساً، فإن لم يستطع فعلى جنبه-²⁴

" اگر بیمار کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر استطاعت نہ ہو تو پہلو میں نماز پڑھے۔"

معذور افراد: ایسے افراد جو کسی جسمانی معذوری کی وجہ سے رکوع، سجدہ یا قیام نہیں کر سکتے، ان کے لئے حسب استطاعت نماز پڑھنے کی رعایت دی گئی ہے۔

"يجوز للمعذور أن يصلي حسب استطاعته ولا تسقط عنه الصلاة-²⁵

" عذر کرنے والے کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق نماز پڑھنا جائز ہے اور اس سے نماز ساقط نہیں ہوتی۔"

• رمضان کے روزے ہر بالغ مسلمان پر فرض ہیں، لیکن کمزوری یا کسی مخصوص حالت میں تخفیف دی گئی ہے:

مسافر اور مریض: ایسے افراد جو سفر میں ہوں یا بیمار ہوں، انہیں روزے نہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ بعد میں ان روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے یا فدیہ ادا کیا جاسکتا ہے۔

²³ - شیخ محمد بن صالح العثیمین، الشرح المتبع علی زاد المستقنع، ریاض: مکتبہ ابن الجوزی، ۳/۳۶۱۔

Shaykh Muḥammad ibn Ṣāliḥ al-ʿUthaymīn, *Ash-Sharḥ al-Mumtī 'alā Zād al-Mustaḥqīn*, Riyāḍ: Maktabat Ibn al-Jawzī, 461/4

²⁴ - ابن قدامہ، المغنی، ۲/۵۶۳۔

Ibn Qudāmah, *Al-Mughnī*, 564/2

²⁵ - وہبہ الزحیلی، الفقہ الإسلامی وأدلتہ، ۱/۶۹۶۔

Wahbah az-Zuhaylī, *Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuhu*, 696/1

"وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ."²⁶

"اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں کی تعداد۔"

حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین: اگر روزہ رکھنے سے ان کی یا ان کے بچے کی صحت پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہو، تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہیں اور بعد میں قضا کر سکتی ہیں۔

"الحامل والمرضع إذا خافتا على أنفسهما أو على ولديهما أفطرتا وقضتا."²⁷

"اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اپنے یا اپنے بچوں کے بارے میں خوف ہو تو وہ روزہ توڑ کر قضا کر سکتی ہے۔"

• زکوٰۃ اور صدقات کا مقصد غرباء کی مدد کرنا ہے، لیکن شریعت نے ان کے ادا کرنے والوں کے لئے بھی نرمی کا پہلو رکھا ہے: قلیل مالیت والے افراد: اگر کسی شخص کے پاس مقررہ نصاب سے کم مال ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

"لا زكاة على من لم يبلغ ماله النصاب."²⁸

"جس کا مال کو رقم تک نہ پہنچے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔"

صدقات کی مختلف اقسام: صدقات دینے کی ترغیب دی گئی ہے، لیکن انہیں اپنی مالی حالت کے مطابق دینا ضروری ہے۔ اس میں کوئی جبر نہیں۔

"والصدقة على حسب حال الإنسان وقدرته."²⁹

"خیرات کا انحصار اس شخص کی حالت اور صلاحیت پر ہوتا ہے۔"

• حج ایک جسمانی اور مالی عبادت ہے، اور اس میں بھی کمزوری کے پہلو کو مد نظر رکھا گیا ہے:

صحت اور استطاعت: حج صرف ان لوگوں پر فرض ہے جو جسمانی اور مالی استطاعت رکھتے ہوں۔ اگر کوئی شخص بیمار یا کمزور ہے اور سفر نہیں کر سکتا تو اس پر حج فرض نہیں ہوتا۔

"لا يجب الحج إلا على من استطاع إليه سبيلاً، والمراد بالصحة والاستطاعة."³⁰

"حج صرف استطاعت رکھنے والوں پر فرض ہے اور اس سے مراد صحت اور استطاعت ہے۔"

²⁶۔ امام فخر الدین رازی، محمد بن عمر، التفسیر الکبیر، بیروت: دار الکتب العربی، ۶/۳۹۔

Imām Fakhr ad-Dīn ar-Rāzī, *At-Tafsīr al-Kabīr*, Beirut: Dār al-Kutub al-‘Arabī, 49/6

²⁷۔ امام نووی، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المہذب، بیروت: دار الفکر، ۶/۲۶۰۔

Imām Nawawī, Yahya bin Sharf, *Al-Majmū‘ Sharḥ al-Muḥadhdhab*, Beirut: Dār al-Fikr, 260/6

²⁸۔ امام شافعی، محمد بن ادریس، الام، بیروت: دار المعرفہ، ۲/۲۸۔

Imām ash-Shāfi‘ī, Muhammad bin Idrees, *Al-Umm*, Dār al-Ma‘rifah, Bayrūt, 28/2

²⁹۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت: دار المعرفہ، ۳/۳۵۷۔

Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, *Fath al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Dār al-Ma‘rifah, Bayrūt, 357/3

³⁰۔ الحجاوی، موسیٰ بن احمد، الإلتقاء فی فقہ الإمام أحمد بن حنبل، بیروت: دار المعرفہ، ۲/۵۰۴۔

Al-Ḥajjāwī, Al-Iqnā‘ fī Fiqh al-Imām Ahmad ibn Ḥanbal, Beirut: Dār al-Ma‘rifah, 504/2

حج بدل: اگر کوئی شخص خود حج ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو وہ کسی اور کو اپنا نائب بنا سکتا ہے جو اس کی طرف سے حج ادا کرے۔

"يجوز للمريض أو الكبير العاجز أن يستنيب في الحج-³¹

" بیمار یا معذور کے لیے اس کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔"

- جہاد ایک اہم فریضہ ہے، لیکن کمزور، بیمار اور معذور افراد کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے: معذور اور بیمار افراد: قرآن میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ معذور، بیمار، اور وہ افراد جن کے پاس جہاد کے لئے وسائل نہیں ہیں، ان پر جہاد فرض نہیں ہے۔

"لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرْجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ

وَرَسُولِهِ-³²

" نہ کمزوروں پر، نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں، اگر وہ خدا اور اس کے رسول کے

ساتھ مخلص ہوں۔"

شریعت نے انسانی کمزوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عبادات میں تخفیف اور آسانی کا پہلو رکھا ہے تاکہ ہر فرد اپنی حالت کے مطابق اللہ کی عبادت کر سکے۔ یہ تخفیف اللہ کی رحمت اور شریعت کی وسعت کی علامت ہے، جس کا مقصد انسانوں کے لئے آسانی پیدا کرنا اور انہیں ان کی استطاعت کے مطابق دین پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دینا ہے۔

۴۔ منفی اثرات کا شرعی حل

انسانی کمزوری (صفتِ ضعف) کے منفی اثرات کو کم کرنے اور ان پر قابو پانے کے لیے شریعت نے مختلف رہنما اصول اور عملی تدابیر فراہم کی ہیں۔ یہ شرعی حل انسان کو اس کی کمزوریوں پر قابو پانے، اپنے ایمان کو مضبوط کرنے اور دنیاوی اور آخروی کامیابی کے حصول میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

الف۔ تقویٰ اور اللہ پر توکل: تقویٰ (خوفِ خدا) اور اللہ پر توکل انسانی کمزوریوں کو دور کرنے کے اہم ترین وسائل ہیں۔ قرآن میں تقویٰ کو بارہا ذکر کیا گیا ہے اور اسے ہر قسم کی کمزوری پر قابو پانے کے لیے بنیادی شرط قرار دیا گیا ہے:

"وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا-³³

"اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لیے (مشکل سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔"

³¹۔ صدیق حسن خان، الروضة النديه، بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۳۲۷/۲

Siddīque Hasan Khān, *Ar-Rawḍah an-Nadiyyah*, Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 327/2

³²۔ حافظ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر، بیروت: دارالمعرفہ، ۱۵۸/۴

Hāfiẓ Ibn Kathīr, *Tafsīr Ibn Kathīr*, Dār al-Ma‘rifah, Bayrūt, 158/4

³³۔ الطلاق، ۶۵: ۲

اپنی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے اور ہر معاملے میں اللہ پر بھروسہ کرنے سے انسان اپنی کمزوریوں پر قابو پاسکتا ہے اور مشکلات کا سامنا کرنے کی طاقت حاصل کر سکتا ہے۔

ب۔ صبر اور استقامت: صبر اور استقامت اسلامی زندگی کا اہم جزو ہیں۔ صبر نہ صرف دنیاوی مشکلات کو جھیلنے کی طاقت دیتا ہے بلکہ روحانی کمزوریوں پر قابو پانے کا ذریعہ بھی بنتا ہے:

"يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ"³⁴

"اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

مصائب اور مشکلات کے وقت صبر کا مظاہرہ کریں اور اللہ کی عبادت کے ذریعے خود کو مضبوط کریں۔ صبر سے انسانی کمزوریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔
ج۔ دعا اور استغفار: دعا اور استغفار (اللہ سے مغفرت طلب کرنا) انسان کو اس کی کمزوریوں سے نجات دلانے کا ایک اہم ذریعہ ہیں:

"قُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا"³⁵

"پھر میں نے کہا کہ اپنے رب سے مغفرت مانگو، وہ بڑا بخشنے والا ہے۔"

اپنی کمزوریوں کا ادراک کرتے ہوئے اللہ سے دعا کریں اور استغفار کے ذریعے اپنے گناہوں سے نجات حاصل کریں۔ یہ عمل انسان کی روحانی طاقت کو بڑھاتا ہے اور اسے صبر و استقامت عطا کرتا ہے۔

د۔ علم اور تعلیم: اسلامی تعلیمات کے مطابق علم کا حصول انسانی کمزوریوں پر قابو پانے کے لئے ایک اہم ذریعہ ہے۔ علم کی روشنی میں انسان اپنی کمزوریوں کو پہچان سکتا ہے اور ان کا حل تلاش کر سکتا ہے:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"³⁶

"کہہ دو، کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟"

علم حاصل کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ علم انسان کو اس کی کمزوریوں کا شعور دیتا ہے اور ان پر قابو پانے کے طریقے سکھاتا ہے۔

ر۔ مشاورت اور معاشرتی تعاون: شریعت میں مشاورت اور معاشرتی تعاون پر زور دیا گیا ہے۔ اپنی کمزوریوں کے پیش نظر دوسروں سے مشورہ لینا اور ان کی مدد حاصل کرنا انسانی کمزوریوں پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے:

"وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"³⁷

"اور ان کا کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے۔"

Al-Baqarah, 2: 153

۱۵۳:۲، البقرۃ

Nūh, 71: 10

۱۰: ۷۱، نوح

Az-Zumar, 39: 9

۹: ۳۹، الزمر

Ash-Shūrā, 42: 38

۳۸: ۴۲، الشوریٰ

زندگی کے معاملات میں مشاورت اختیار کریں اور معاشرتی تعاون کے ذریعے اپنی کمزوریوں کو دور کریں۔

س۔ خود احتسابی (محاسبہ نفس): اسلامی تعلیمات میں خود احتسابی کی بڑی اہمیت ہے۔ اپنی کمزوریوں کا ادراک اور ان پر غور و فکر کرنے سے انسان ان پر قابو پانے کے لئے بہتر اقدامات کر سکتا ہے:

"حاسبوا أنفسکم قبل أن تحاسبوا۔"³⁸

"اپنے اعمال کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔"

خود کو محاسبہ کے عمل سے گزاریں اور اپنی کمزوریوں کو پہچان کر ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ص۔ سماجی انصاف اور عدل کی ترویج: شریعت نے سماجی انصاف اور عدل کو ہر حالت میں برقرار رکھنے کی ہدایت دی ہے، تاکہ کمزور طبقات کے حقوق محفوظ رہیں۔

"وتقتضي الشريعة إقامة العدل بين الناس، وعدم التفریق بين قوي وضعيف، حفظاً لحقوق الجميع۔"³⁹

"شریعت کا تقاضا ہے کہ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف قائم کیا جائے اور ہر ایک کے حقوق کے تحفظ کے لیے طاقتور اور

کمزور میں فرق نہ کیا جائے۔"

ط۔ اقتصادی استحکام کے لیے زکات اور صدقات: زکات اور صدقات کے نظام کو فروغ دے کر کمزور اور محتاج افراد کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

"فرضت الزكاة والصدقات لتقوية النظام الاقتصادي، ولتحقيق الاستقرار والعدالة بين الناس۔"⁴⁰

"زکوٰۃ اور صدقات معاشی نظام کو مضبوط کرنے اور لوگوں میں استحکام اور انصاف کے حصول کے لیے عائد کیے گئے۔"

چنانچہ اس ساری تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ شریعت نے انسانی کمزوریوں کے معاشرتی اور معاشی اثرات کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ ان کے حل کے لیے واضح اور مؤثر رہنمائی فراہم کی ہے۔ شریعت کے یہ احکام انسانی فطرت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک معتدل اور منصفانہ معاشرے کے قیام کا ذریعہ ہیں۔ انسانی کمزوریوں کے منفی اثرات پر قابو پانے کے لئے شریعت نے تقویٰ، صبر، دعا، علم، مشاورت اور خود احتسابی جیسے اہم اصول فراہم کیے ہیں۔ ان پر عمل کر کے انسان اپنی کمزوریوں پر قابو پاسکتا ہے اور اپنی روحانی، جسمانی اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ یہ حل انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کے راستے پر گامزن کرتے ہیں۔

³⁸۔ ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ۲۰۱۷ء، ۷/۷، رقم الحدیث: ۳۳۳۸۴۔

Ibn Abī Shaybah, *Muṣannaḥ Ibn Abī Shaybah*, Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, 2017, 72/7, Hadīth No. 34384

³⁹۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، السیاسة الشرعية، گوانوالہ، دار ابی طیب، ۱/۵۲۔

Ibn Taymiyyah, Ahmad bin Abdul Haleem, *As-Siyāsah ash-Shar‘iyyah*, Gujranwala: Dar Abi Tayyab, 52/1

⁴⁰۔ امام نووی، المجموع شرح المہذب، ۱۵۳/۵۔

۵۔ خلاصہ بحث

انسانی کمزوریاں قرآن کریم کی روشنی میں ایک ایسا اہم موضوع ہے جو انسانی فطرت، اس کی حقیقت، اور اس کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ اس تحقیق نے یہ واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک محدود، مگر باصلاحیت مخلوق کے طور پر پیدا کیا ہے، جس میں کمزوریاں اس کی آزمائش کا ذریعہ اور زندگی کی حقیقت کا مظہر ہیں۔ ان کمزوریوں کو سمجھنا، ان کا ادراک کرنا اور ان پر قابو پانا نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی کے لیے بھی از حد ضروری ہے۔ تحقیق کے دوران یہ حقیقت سامنے آئی کہ قرآن مجید انسان کی کمزوریوں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے تدارک کے لیے جامع اور عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن انسان کی جلد بازی، ناشکری، بخالت، خواہشات کی پیروی اور بھول جیسے خصائص کو بیان کرتا ہے، تاکہ وہ اپنی حقیقت کا شعور حاصل کرے اور اپنی اصلاح کے لیے اقدامات کرے۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کو انسانی فطرت کے مطابق آسان اور قابل عمل بنایا، جس میں عبادات، معاملات، اور معاشرتی اصول شامل ہیں، تاکہ انسان اپنی کمزوریوں پر قابو پا کر روحانی اور اخلاقی ترقی حاصل کر سکے۔ مزید برآں، یہ تحقیق اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ انسانی کمزوریاں اس کی جسمانی، روحانی اور نفسیاتی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کمزوریوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے روحانی تربیت، مثبت رویوں کا فروغ اور شریعت کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ واضح ہوا کہ قرآن کی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کی سنت انسان کی رہنمائی کے لیے بہترین وسائل ہیں، جو نہ صرف فرد کو بہتر بناتے ہیں بلکہ معاشرتی اصلاح کا بھی ذریعہ بنتے ہیں۔

معاشرتی سطح پر ان کمزوریوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے تعلیم و تربیت، اجتماعی شعور کی بیداری، اور شریعت کے اصولوں کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تحقیق نے یہ بھی تجویز کیا کہ مدارس، تعلیمی اداروں اور مساجد کے ذریعے ان مسائل کو موضوع بنایا جائے تاکہ فرد اور معاشرہ دونوں اس سے مستفید ہوں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ انسان کی فطری کمزوریاں اس کی آزمائش کا حصہ ہیں، لیکن قرآن اور سنت کی تعلیمات کی روشنی میں ان کا تدارک ممکن ہے۔ فرد اور معاشرہ دونوں کو ان تعلیمات کو اپنانا ہوگا تاکہ وہ نہ صرف دنیا میں سکون اور اطمینان حاصل کریں بلکہ آخرت میں کامیابی کے مستحق ٹھہریں۔ اس تحقیق کا مقصد نہ صرف ان کمزوریوں کی نشاندہی کرنا تھا بلکہ ان کے اثرات اور حل کو جامع انداز میں پیش کرنا تھا، تاکہ انسانی زندگی کو قرآن کی رہنمائی کے مطابق بہتر بنایا جاسکے۔

۶۔ نتائج بحث

قرآن کریم میں انسان کی فطری کمزوریوں کا ذکر مختلف پہلوؤں سے کیا گیا ہے، جن کا مقصد انسان کو اس کی حقیقت اور محدودیت کا شعور دینا ہے۔ تحقیق کے دوران درج ذیل اہم نتائج اخذ کیے گئے:

- قرآن مجید میں انسان کی تخلیق میں شامل جلد بازی، ناشکری، کم ہمتی، بخالت اور بھول جیسے خصائص کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ کمزوریاں اس کی آزمائش کا حصہ ہیں اور اس کے دنیاوی اور اخروی اعمال پر اثر ڈالتی ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے انسانی کمزوریوں کے پیش نظر شریعت کو آسان اور قابل عمل بنایا ہے، تاکہ انسان اپنی کمزوریوں پر قابو پا کر روحانی ترقی حاصل کرے۔

- انسان کی روحانی کمزوری اس کی خواہشات اور شہوات میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ قرآن مجید میں ان کمزوریوں کے تدارک کے لیے صبر، تقویٰ اور رجوع الی اللہ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔
- جسمانی، ذہنی اور روحانی کمزوریاں انسانی زندگی کے مختلف مراحل میں نمایاں ہوتی ہیں۔ ان پر قابو پانے کے لیے شریعت نے عملی اقدامات اور عبادات کے ذریعے انسان کی رہنمائی کی ہے۔
- مفسرین نے ضعف کو انسانی نفسیات، خواہشات اور گناہوں کی جانب رجحان کے طور پر بیان کیا ہے، جسے کنٹرول کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع اور احکاماتِ الہیہ کی پیروی لازم ہے۔

۷۔ سفارشات و تجاویز

- انسان کو قرآن کی تعلیمات سے اپنی کمزوریوں کا شعور حاصل کر کے ان پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صبر، شکر اور اللہ پر بھروسہ کو عملی زندگی کا حصہ بنانا ضروری ہے۔
 - روحانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے عبادات، ذکر و اذکار اور قرآن کی تلاوت کو معمول بنانا چاہیے۔ خواہشات پر قابو پانے کے لیے روزہ اور دیگر عبادات کو اپنانا مفید ہوگا۔
 - مدارس اور تعلیمی اداروں میں ایسی تربیت شامل کی جائے جو انسان کی فطری کمزوریوں کے ادراک اور ان کے تدارک پر مبنی ہو۔
 - معاشرے میں اجتماعی شعور پیدا کرنے کے لیے تبلیغی اجتماعات، خطبات، اور ورکشاپس کے ذریعے انسان کو اس کی فطرت اور کمزوریوں کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔
 - انسانی کمزوریوں کو ختم کرنے کے لیے ایسے عملی اقدامات کیے جائیں جو اس کی زندگی کو بہتر بنائیں، جیسے مثبت عادات اپنانا، تعلقات میں بہتری لانا اور مالی معاملات میں دیانت داری کو فروغ دینا۔
 - شریعت پر عمل پیرا ہونا: شریعت کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں توازن پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے لیے اللہ کے احکامات کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔
 - معاشرتی سطح پر ایسی اصلاحات کی جائیں جو انسان کی فطری کمزوریوں جیسے بخلت اور ناشکری کو کم کرنے میں مدد فراہم کریں، مثلاً صدقہ و خیرات کی اہمیت اجاگر کرنا اور شکر گزاری کو فروغ دینا۔
- یہ نتائج اور سفارشات انسان کو اس کی فطری کمزوریوں سے آگاہ کرنے اور ان پر قابو پانے کے لیے عملی اور نظریاتی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، تاکہ وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکے۔